احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 13 ستمبر 2002ء

روزنامہ C.P.L 61 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 13 ستمبر 2002ء 5 رجب 1423 ہجری- 13 تبوک 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 209

امت پر شفقت

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

غَمِّی لِاَجلِ اُمَّتِی

میرا غم میری امت کی خاطر ہے

(الشفاء - قاضی عیاض- جلد اول ص 86)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی رفیق حضرت مسیح موعود بیان فرماتے ہیں۔

''ابتدائی زمانہ کا واقعہ ہے اور ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں قادیان میں کچھ عرصہ قیام کے بعد رخصت حاصل کرنے کے واسطے عرض کیا حضور اندر تشریف رکھتے تھے اور چونکہ حضور کی رافت و رحمت بے پایاں نے خادموں کو اندر پیغام بھجوانے کا موقع دے رکھا تھا اس واسطے اس عاجز نے اجازت طلبی کے واسطے پیغام بھجوایا- حضور نے فرمایا کہ وہ ٹھہریں ہم ابھی باہر آتے ہیں یہ سن کر میں بیرونی میدان میں گول کمرہ کے ساتھ کی مشرقی گلی کے سامنے کھڑا ہو گیا- اور باقی احباب بھی یہ سن کر کہ حضور باہر تشریف لاتے ہیں پروانوں کی طرح ادھر ادھر سے اس شمع انوار الٰہی پر جمع ہونے کے لئے آ گئے- یہاں تک کہ حضرت سیدنا مولانا نورالدین صاحب بھی تشریف لے آئے اور احباب کی جماعت اکٹھی ہو گئی- ہم سب کچھ دیر انتظار میں خم بر سر راہ رہے کہ حضور اندر سے برآمد ہوئے خلاف معمول کیا دیکھتا ہوں کہ حضور کے ہاتھ میں دودھ کا بھرا ہوا لوٹا ہے اور گلاس شاید حضرت میاں صاحب کے ہاتھ میں ہے اور مصری رومال میں ہے- حضور گول کمرہ کی مشرقی گلی سے برآمد ہوتے ہی فرماتے ہیں کہ شاہ صاحب کہاں ہیں؟ میں سامنے حاضر تھا۔ فی الفور آگے بڑھا اور عرض کیا حضور حاضر ہوں- حضور کھڑے ہو گئے اور مجھ کو فرمایا کہ بیٹھ جاؤ- میں اسی وقت زمین پر بیٹھ گیا- گلاس میں دودھ ڈالا گیا- اور مصری ملائی گئی- میں نے جب وہ گلاس پی لیا تو پھر دوسرا گلاس پر کر کے عنایت فرمایا گیا میں نے وہ بھی پی لیا- گلاس بڑا تھا میرا پیٹ بھر گیا- پھر اسی طرح تیسرا گلاس بھرا گیا میں نے بہت شرمگین ہو کر عرض کیا کہ حضور اب تو پیٹ بھر گیا ہے فرمایا ایک اور پی لو- میں نے وہ تیسرا گلاس بھی پی لیا- پھر حضور نے اپنی جیب خاص سے چھوٹی چھوٹی بسکٹیں نکالیں اور فرمایا کہ جیب میں ڈال لو راستہ میں اگر بھوک لگی تو یہ کھانا میں نے وہ جیب میں ڈال لیں حضرت محمود لوٹا اور گلاس لے کر اندر تشریف لے گئے- اور حضور نے فرمایا کہ چلو آپ کو چھوڑ آئیں میں نے عرض کیا کہ حضور اب میں سوار ہو جاتا ہوں- اور چلا جاؤں گا حضور تکلیف نہ فرمائیں مگر اللہ رے کرم و رحم کہ حضور مجھ کو ساتھ لے کر روانہ ہو پڑے-

باقی احباب جو موجود تھے ساتھ ہو لئے اور یہ پاک مجمع اسی طرح اپنے آقا مسیح موعود کی محبت میں اس عاجز کے ہمراہ روانہ ہوا- حضور حسب عادت مختلف تقاریر فرماتے ہوئے آگے آگے چلتے رہے یہاں تک کہ بہت دور نکل گئے- تقریر فرماتے تھے اور آگے بڑھتے جاتے تھے- یہاں تک کہ حضرت سیدنا مولانا مولوی نورالدین صاحب نے قریب آ کر مجھے کان میں فرمایا کہ

آگے ہو کر عرض کرو اور رخصت لو جب تک تم اجازت نہ مانگو گے حضور آگے بڑھتے چلے جائیں گے-

میں حسب ارشاد والا آگے بڑھا اور عرض کیا کہ حضور اب سوار ہوتا ہوں حضور تشریف لے جائیں- اللہ! اللہ! کس لطف سے اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اچھا ہمارے سامنے سوار ہو جاؤ میں یکہ پر بیٹھ گیا اور سلام عرض کیا تو پھر حضور واپس ہوئے-

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب ص 136)

حفاظ کی ضرورت

✿ ماہ رمضان کے بابرکت ایام قریب آ رہے ہیں ان ایام میں جو حفاظ کرام نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کے انتظام کے تحت جماعتوں میں نماز تراویح پڑھانے کیلئے اپنی خدمات پیش کرنا چاہتے ہیں- وہ اپنے نام و پتہ کے ساتھ 10- اکتوبر 2002ء تک نظارت ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرماویں-

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب ننگلی مربی سلسلہ وفات پا گئے

✿ احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ سابق مربی سلسلہ سرینام و سیرالیون اور استاد جامعہ احمدیہ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب ننگلی مورخہ 10 ستمبر 2002ء بروز منگل 72 سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پا گئے-

آپ 1930ء میں پیدا ہوئے اور 1954ء میں جامعہ احمدیہ پاس کرنے کے بعد پاکستان میں مختلف مقامات پر تعینات رہے اور پھر 1973ء میں سرینام تشریف لے گئے اور گیارہ سال تک وہاں خدمت میں مصروف رہے- 1984ء تا 1987ء تک آپ جامعہ احمدیہ میں موازنہ مذاہب کے استاد کے طور پر خدمات بجالاتے رہے- 87 تا 90ء سیرالیون میں تعینات رہے- بیماری کی وجہ سے انگلستان واپسی ہوئی اور ریٹائرمنٹ کے بعد 1991ء سے جرمنی میں مقیم تھے جہاں مختلف خدمات کی توفیق پائی-

آپ نے اپنے پسماندگان میں اپنی پہلی مرحومہ بیوی سے ایک بیٹی (شادی شدہ) دوسری بیوی اور ایک کم سن بیٹا یادگار چھوڑا ہے- آپ کا جنازہ جرمنی سے پاکستان لایا جا رہا ہے- مورخہ 16 ستمبر بروز سوموار بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ متوقع ہے- اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے-

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1934ء ②

26	مارچ	وائسرائے ہند لارڈ ولنگڈن سے جماعت احمدیہ کے وفد کی ملاقات اور ہندوستان کے نظام حکومت میں مسلمانوں کے حقوق کا خیال رکھنے کا مطالبہ۔
30 تا یکم	مارچ تا اپریل	سالانہ مجلس مشاورت
7	اپریل	حضور نے بیت الفضل فیصل آباد کا افتتاح دو نوافل جہری قراءت سے پڑھا کر کیا (22 ذوالحج 1352ھ) اس کے بعد جماعت سے خطاب کیا۔ اس موقع پر جماعت نے عام جلسہ بھی منعقد کیا جس میں علمائے سلسلہ نے تقاریر کیں۔
8	اپریل	حضور نے فیصل آباد میں جلسہ عام سے دو دفعہ خطاب فرمایا۔ جو بعد میں 'تبلیغ حق' کے نام سے شائع کیا گیا۔ حاضرین کی تعداد 6 ہزار تھی۔
9	اپریل	جڑانوالہ اور احمد پور میں حضور کا مختصر قیام۔
18 تا 23	اپریل	حضور کا سفر گوجرانوالہ اور لاہور۔
	اپریل	مجلس مشاورت کی سفارش پر حضور نے فیصلہ فرمایا کہ حتی الوسع مباحثات سے اجتناب کیا جائے اور انفرادی دعوت الی اللہ اور تقاریر پر زور دیا جائے۔
9	مئی	حضرت بابو عزیز الدین صاحب سیالکوٹی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔
2 تا 28	مئی	قادیان کے قریب سکھوں کا اجتماع منعقد ہوا جس میں جماعت کو دھمکیاں دی گئیں۔ حضرت مصلح موعود نے ان کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے راتوں رات ایک رسالہ گورمکھی ترجمہ کے ساتھ شائع کرا دیا۔
28 تا 7	مئی تا جون	حضور کا سفر لاہور
31	مئی	وائی ایم سی اے ہال لاہور میں حضور کا لیکچر بعنوان "عربی زبان کا مقام السنہ عالم میں"۔
31	مئی	آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کے اجلاس میں حضور کی شرکت۔
	مئی	حضرت حکیم محمد عبداللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔
یکم	جون	نیروبی میں احمدیہ پریس قائم ہوا اور اشتہارات کے سلسلہ کا آغاز ہوا۔
2	جون	حضور کا لاہور میں لیکچر 'کیا انسان مذہب کا محتاج نہیں'
	جون	حضرت مولوی جلال الدین صاحب مربی ملکانہ رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔
	جون	حضرت مستری قطب الدین صاحب بھیروی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔
	جون	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔
2	جولائی	حضور نے اپنے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور حضرت مرزا منصور احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے خاندان مسیح موعود کو خدمت دین کی زبردست تحریک کی۔
	جولائی	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں بطور ممبر مقرر کیا گیا۔
4	اگست	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی شادی حضرت منصورہ بیگم صاحبہ بنت حضرت نواب محمد علی خان صاحب سے ہوئی۔ برات مالیر کوٹلہ گئی اور 6 اگست کو واپس آئی۔
4	اگست	حضور کی ہدایت پر مسلمانان کشمیر کے حقوق کی حفاظت کے لئے سرینگر سے سہ روزہ اصلاح جاری کیا گیا۔

ثاقب زیروی

کیا دل کا دھڑکنا ہے، یہ کیا رشتۂ جاں ہے
شائد یہ جہاں کارگہِ شیشہ گراں ہے

میں نے تو یہ سمجھا تھا ہے تو ایک حقیقت
کیا زندگی اک سلسلہ وہم و گماں ہے

یہ مرحلۂ شوق بھی اب طے ہو تو کیسے
دل دیکھ رہا ہے جسے آنکھوں سے نہاں ہے

اک درد کی لہر ایسی اٹھی بزم سخن میں
دلگیر بہت قافلۂ ہم سخناں ہے

اب کون جگائے تری آواز کا جادو
افسردہ بہت محفلِ آشفتہ سراں ہے

گا گیت کوئی طوطیِ بستانِ وطن! گا
چپ رہنا سدا کیا کوئی دستورِ جناں ہے

تو روٹھنے والا تو نہ تھا پھر یہ ہوا کیا
میں ڈھونڈ رہا ہوں تجھے ثاقب تو کہاں ہے

عبدالمنان ناہید

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی

مجلسِ عرفان

ملاقات 12 مئی 2000ء

سوال-کیا پتھر بھی انسان پر اثر انداز ہوتے ہیں-

جواب-یہ عجیب وغریب باتیں ہیں-انسان پر تو آج کل انسان بھی اثر انداز نہیں ہو رہا-جہاں اچھی باتیں ہیں وہاں تو اثر انداز نہیں ہو رہا-بری باتوں پہ ہو رہا ہے-اگر پتھر کے متعلق یہ رجحان ہے تو آپ کے دل پتھر دل ہی بنیں گے-یہ توہمات کی باتیں ہیں-قرآن کریم انسان کی اصلاح کے لئے کامل کتاب بن کر آیا ہے-حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیرت کا کامل نمونہ بن کر تشریف لائے-آپ کو ابھی تک پتھروں ہی کی تلاش ہے-سر پھوڑنے کے لئے-ان پتھروں کی طرف رجوع کرنا جہالت ہی ہے-پھر پتھر بت بن جایا کرتے ہیں-اس لئے خدا کا خوف کریں-اپنا مقدر ڈھونڈنا ہے تو قرآن میں سے ڈھونڈیں-حدیث میں ڈھونڈیں-حضرت مسیح موعود انہی نیکیوں کو دوبارہ رائج کرنے کے لئے تشریف لائے-

سوال-خدا کی رضا کس طرح تلاش کی جاتی ہے جب کوئی کام ہماری مرضی کے مطابق نہ ہو تو ہم کہتے ہیں کہ خدا کی رضا یہی تھی؟

جواب-خدا کی رضا کو تلاش کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا کی رضا کا پتہ تو ہو کہ ہے کیا-خدا کی رضا تو قرآن میں کھول کر لکھ دی گئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح فرما دی ہے' اللہ تعالیٰ کی صفات کا جو ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے اس پر غور کریں تو اللہ کی رضا ظاہر و باہر ہو جاتی ہے-کہ وہ کیا چاہتا ہے یہ مضمون میں نے بار بار اپنے خطبات میں بیان کئے ہیں-گھنٹوں مسلسل اس پر گفتگو ہو چکی ہے-تو آپ ان کو غور سے سن لیجئے-اور نہیں تو ایک مختصر بات میں یہ کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو فطرت صحیحہ پر پیدا فرمایا ہے-اس کا بہت سے مفسرین یہ ترجمہ کرتے ہیں کہ اللہ نے جو فطرت پیدا کی ہے-اس پر بنایا ہے-لیکن بائیبل کے حوالے سے اور بعض دیگر مذہبی کتب کے حوالے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہاں مضمون کو اور طرح پیش کیا گیا تھا-وہاں اس طرح کہ اللہ کی فطرت پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے-اور میرا ذاتی رجحان بھی زیادہ تر اسی طرف ہے اللہ کی فطرت سے مراد یہ نہیں ہے کہ نعوذ باللہ من ذلک تمام تر خدا بندوں میں جلوہ گر ہو جاتا ہے-وہ تو غیر محدود ہے وہ تو سب کا سب ایک محدود ذات میں جلوہ گر نہیں ہو سکتا-مگر آپ غور کر کے دیکھیں اپنی فطرت میں ڈوب کر دیکھیں آپ کو ہر جگہ فطرت اللہ ہی نظر آئے گی-اللہ کی فطرت کیا ہے! وہ رحمان ہے-وہ رحیم ہے-وہ بعض دفعہ منتقم بھی ہو جاتا ہے-کبھی جبار دکھائی دیتا ہے-کبھی رؤف الرحیم نظر آتا ہے-رب العالمین ہے-مالک یوم الدین ہے-تو یہ اگر فطرت نہیں ہے تو اور فطرت کیا ہے-اور آپ کے اندر یہ سب باتیں موجود ہیں-مالکیت بھی ہے رحمانیت بھی ہے-رحیمیت بھی ہے-صرف ایک زائد چیز آپ میں ہے کہ خدا تعالیٰ کی فطرت میں کہیں ایسا سایہ نہیں جو اس فطرت کو مبہم کر دے-اور اس پر ایک اندھیرا سا ڈال دے-انسان نے اپنے سامنے خود ایسی روکیں بنا رکھی ہیں کہ خدا کی فطرت کا نور جو اس کے اندر بھی ودیعت ہے باہر سے بھی آتا ہے-وہ اس کے رستہ میں حائل ہوتا چلا جاتا ہے-اور ایسی صورت میں اس نے روکیں کھڑی کی ہوئی ہیں جس طرح بعض دفعہ شہر میں جب ہنگامے ہوں' پولیس حملہ کرتی ہے-فوج آتی ہے تو محلے والے روکیں کھڑی کر دیتے ہیں-تو یہاں یہ الٹا قصہ ہے کہ رحمت کے راستے میں روکیں کھڑی کی جاتی ہیں-بجائے اس کے کہ عذاب کے ڈر سے روکیں کھڑی کی جائیں-رحمت سے ڈرتے ہیں-اللہ کے فضل سے ڈرتے ہیں-اس کی فطرت سے ڈرتے ہیں-اس کی صفات حسنہ سے ڈرتے ہیں-اور اس لئے نفس کے اندر کئی قسم کی روکیں ہیں-یہاں تک کہ بعض دفعہ ایک انسان رحمٰن نہیں رہتا-رحیم نہیں رہتا-رؤف نہیں رہتا- رب نہیں بن سکتا-اس کا دل شقی ہو جاتا ہے-وہی پتھر والی بات کہ پتھر دل ہو جاتا ہے-تو فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے معصوم بچے کی پیدائش ان تمام صفات کا مظہر ہے جن صفات کو خدا تعالیٰ نے انسان میں ظاہر کرنے کا فیصلہ فرمایا تھا-ان تمام صفات کی مظہر ہے جن کو ہم انسان کی تخلیق میں دیکھتے ہیں-یعنی خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ میری یہ صفات ہیں-جن پر میں ایک تخلیق کروں گا-اور ان سب صفات میں فرشتے شامل نہیں ہیں-ان صفات میں ایک یہ صفت بھی ہے کہ ہم جو چاہیں کریں-چاہیں تو روکیں کھڑی کر دیں-چاہیں تو خدا کی بعض صفات سے تعلق کاٹ لیں ان کے موجود ہونے کے باوجود ان کو کالعدم کر دیں مثلاً ایک انسان کو چلنے پھرنے کی طاقت کے لئے اعصاب مہیا فرمائے گئے ہیں-ہر حرکت کے لئے انگلیوں کی ہو' ہاتھوں کی ہو' ٹانگوں کی ہو' سر کی ہو آنکھوں کی ہو' خدا تعالیٰ نے اعصاب مہیا کئے ہیں-اگر ایک حرکت روک دی جائے مثلاً بعض دفعہ پلستر کر کے ہاتھ کو سیدھا کر دیا جاتا ہے-اگر دو تین مہینے مسلسل اسی حالت میں ہاتھ یوں پکڑا رہے گا تو رفتہ رفتہ ہاتھ چلانے کی طاقت نہیں رہے گی-تو آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس انسان کو فطرۃً وہ طاقت نصیب نہیں ہوئی تھی' یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس بدنصیب نے خود یا مجبوری سے اس طاقت کو زائل کر دیا-پس انسان کے اندر بھی فطرت اللہ کا عکس سوکھنے لگتا ہے-اور اس میں سے جان نکلنے لگتی ہے یہاں تک کہ انسان ایک ایسے مقام پر پہنچتا ہے کہ سبز پتے سوکھ کر پت جھڑ کا منظر پیش کرنے لگتے ہیں-سب اچھی باتیں اس سے اتر کر منتشر ہونے لگتی ہیں-**یہ ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کو سمجھنے کا طریق کہ اپنی فطرت پر غور کرو-اور جو باتیں فطرت میں اللہ تعالیٰ کی صفات کے طور پر پاتے ہو ان سے پیار کرو-اگر اس سے پیار کرو گے تو رضا ہی رضا ہے**-اور رضا کس کو کہتے ہیں جب سمجھ لوگے کہ رب ہی ہے جس نے ساری کائنات کو پیدا کیا-اس نے پرورش کی-وہی رحمان وہی رحیم' وہی مالک ہے تو مجھے بھی ایسا دوسروں کے لئے بننا چاہئے پھر تمہیں معلوم ہوگا کہ جب تم اپنے بچوں پر ربوبیت کرتے ہو-ان کی رحمانیت کرتے ہو' تو بعض دفعہ ان سے بعض چیزیں روک لیتے ہو-بعض امیر ماں باپ بے حد دولت مند ہونے کے باوجود' باوجود اس کے کہ وہ جانتے ہیں کہ یہ بچہ جس کو میں یہ پیسے دے سکتا ہوں-یہ اپنی دلی مراد نہیں پوری کرے گا-اپنے ہاتھ روک لیتے ہیں-اس لئے کہ وہ صرف غنی ہی نہیں بلکہ وہ حکیم بھی ہیں-حکمت سے بات سوچنے والے ہیں-اور اس کے نتیجہ میں جانتے ہیں کہ بچہ کو بھی سے پیسے دے دے کر عادتیں بگاڑ دی گئیں تو یہ زندگی میں جدوجہد کے لائق نہیں رہے گا-اس کو مفت کا مال جو ماں باپ سے ملتا ہے وہ استعمال کر کے رفتہ رفتہ یہ نہیں پتہ ہوگا کہ کمایا کیسے جاتا ہے اور اس کی قدر کیا ہے-پس اس پہلو سے انسانی فطرت کا مطالعہ کرنا چاہئے اور غور کرتے رہنا چاہئے کہ ہم کیا کرتے ہیں جو ہم کرتے ہیں دوسرے کے لئے پسند کرتے ہیں خدا نے اگر اپنی فطرت پر پیدا فرمایا ہے تو وہ بھی ایسے ہی پسند کرتا ہوگا-فرق یہ ہے کہ اپنی فطرت کو خدا کی فطرت کے ساتھ-ہم مزاج رکھنے کے لئے جس کوشش اور حفاظت کی ضرورت ہے وہ آپ کا فرض ہے-یہ مراد نہیں ہے کہ اپنی فطرت بدل چکی ہو مسخ ہو چکی ہو-اور پھر کہیں کہ اسی فطرت پر جو آپ نے مسخ کر دی ہے اللہ آپ سے راضی ہو یہ نہیں ہوگا-

خدا کی عطا کردہ فطرت جو بچپن میں ایک معصوم بچے کے طور پر اس طرح آپ کو عطا فرمائی گئی کہ ماں کے پیٹ سے وہ فطرت لے کر آپ باہر آئے-اس کی حفاظت کریں-صرف اس پر غور کریں آپ کو معلوم ہوگا کہ کہاں آپ ہاتھ روکتے ہیں تو وہ نہ کنجوسی ہے نہ غضب ہے-بلکہ اس میں کچھ مفاد وابستہ ہے-پھر آپ بچے کو سکول جانے پر مجبور کرتے ہیں-وہ روتا پیٹتا ماریں کھاتا ہے باپ کہتا ہے کہ نہیں میں نے بھیج کے چھوڑنا ہے-بعض مائیں زیادہ سختی کر جاتی ہیں-وہ کیوں کرتے ہیں-بچے کو تو اپنی بھلائی اس میں نظر نہیں آ رہی-پھر بھی وہ آپ سے راضی رہتا ہے-کیوں رہتا ہے-یہی آپ کا سوال ہے کہ **میں خدا سے کیسے راضی ہوں-اس شریف بچے کی طرح راضی ہوں جس کو سمجھ نہیں آتی کہ یہ میرے حق میں اچھی چیز ہے-لیکن پھر بھی راضی رہتا ہے**-اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کا عمومی سلوک بچے کے ساتھ پیار کا ہے اس لئے اس سلوک کی وجہ سے اس کو یقین آپ کی ذات پر ہی ہے پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب بعض باتیں قبول نہ ہوں بعض تکلیف دہ چیزیں پہنچیں-جن کی حکمت آپ کو سمجھ نہ آئے اس صورت میں یہ یقین ہے جو فیصلہ کرے گا-کہ آپ خدا کی رضا پر راضی ہیں کہ نہیں ہیں-اگر وہ یقین کمزور ہے-اگر آپ نے کبھی غور ہی نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ کے آپ پر کیسے کیسے احسانات ہیں-اگر اپنی آنکھوں کانوں اور اپنے دماغ اپنی حسیات پر غور نہیں کیا-کائنات کو خدا نے کس طرح پیدا فرمایا-اور کتنا خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے باریک در باریک فضل فرما کر بہت ہی چیزیں مہیا فرمائیں-جب تک آپ ان باتوں پر غور نہیں کرتے اس وقت تک آپ کو حقیقت میں خدا تعالیٰ کے احسانات کا شعور نہیں ہو سکتا-جس طرح ایک بچے کو اپنی ماں کے احسانات کا شعور ہوتا ہے-اس سے بہت زیادہ اللہ کے احسانات کے شعور کی ضرورت ہے-اور اس شعور کو حاصل کرنے کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے مشکل بات نہیں ہے-ہر طرف اللہ کی رحمتیں پھیلی پڑی ہیں-ان پر غور کریں ان کو دیکھیں-**خدا سے پیار کرنا ہے تو خدا**

کے احسانات پر غور کریں۔ اور اس وقت پھر آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خدا کے احسانات پر اس کی رحمت پر اتنا یقین ہو جائے گا کہ پھر ناممکن ہو گا کہ اس کی طرف سے کوئی تلخی ہو اور آپ ناراض ہوں اور یہ مسئلے پوچھتے پھریں یا پوچھتی پھریں کہ اس بات پر ہم خدا سے راضی کیسے رہیں گے۔ راضی برضا کیسے رہیں گے۔ اس کی ایک مثال بادشاہ کی ایک مثال ہے۔ سلطان محمود غزنوی جو مشہور مسلمان بادشاہ گزرے ہیں۔ ان کا ایک بچپن کا غلام تھا۔ یعنی اسے انہوں نے بچپن میں پالا تھا۔ اس کا نام ایاز تھا۔ اس سے ان کو بہت پیار تھا۔ بہت اس کی قدر کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ بادشاہ ہوئے تو انہوں نے اسے اپنا معتمد وزیر بنا لیا۔ جبکہ وہ غلاموں میں سے ایک تھا۔ حالانکہ بڑے بڑے دوسرے صاحب علم صاحب ذوق متمول بااثر بارسوخ بلند مرتبہ خاندانوں سے تعلق رکھنے والے دربار میں تھے۔ ان کی کوئی کمی نہیں تھی۔ تو محمود نے ایاز سے جو اتنا پیار کیا کہ اس پر دوسرے حسد میں مبتلا ہوئے۔ ان کے متعلق کئی روایتیں آتی ہیں۔ ایک روایت جو میں بیان کرنے لگا ہوں۔ یہ بھی اس مضمون کو ظاہر کرتی ہے۔ بعض لوگ شاید کہہ دیں آپ کو یاد نہیں رہا یہ محمود ایاز کا قصہ نہیں۔ کسی اور کا تھا۔ ان باتوں کو چھوڑیں جس کا بھی ہو محمود نے جیسا کہ میں بیان کرنا چاہتا ہوں ایک دفعہ ایک بظاہر اعلیٰ درجہ کا سردا، جیسے آج کل گرما ہوتا ہے اس زمانہ میں زیادہ رواج سردوں کا تھا۔ اس کی ایک قاش ایاز کو دی اس نے وہ قاش چکھی اور بہت ہی مزے لے لے کر کھا گیا۔ اور ایسا اس کے چہرے پر جذبہ احسان تھا۔ جھکتا تھا بادشاہ کی طرف شکریہ کے ساتھ وہ کھاتا چلا گیا۔ اس کے بعد بادشاہ نے دوسری قاش دوسرے سردار کو جو ان کے بعد آتا تھا اس کو دی۔ تو اس نے وہ قاش چکھی ہی تھی۔ تو فوراً تھو تھو کرتے ہوئے دربار سے اٹھ کر دوڑا باہر جا کے تھوکا اور واپس آ کے کہا کہ اتنا گندہ حصہ ایسا کڑوا میں نے کبھی نہیں کھایا۔ ایاز کس طرح کھا گیا مجھے تو سمجھ نہیں آتی۔ بادشاہ نے اس کو مخاطب کر کے کہا کہ اب تمہیں سمجھ آ گئی کہ یہ مجھے کیوں پیارا ہے۔ تم کیوں اس کے مقابل پر دوسرے درجے کے ہو۔ محمود نے ایاز سے پوچھا تم بتاؤ کیا بات تھی تم کیوں کھا گئے۔ ایاز نے کہا بادشاہ سلامت آپ کے ہاتھوں سے ہمیشہ میٹھا کھایا۔ اتنے احسان کہ گنوا نہ سکوں۔ اور کوئی کڑوی قاش آ گئی تو میں کیسا بدبخت ہوتا اگر میں اس پر تھوکتا اور میں کہتا کہ نہیں اس کو ہٹاؤ میں تو ان بدبختوں میں سے نہیں ہوں۔ مجھ پر آپ کے احسان غالب ہیں۔

اب محمود نے ایاز پر کتنے احسان کئے ہوں گے۔ یا جو بھی بادشاہ تھا جس کا بھی آپ قصہ بتاتے ہیں۔ کتنے کر لئے ہوں گے۔ اللہ کے احسانات تو بے شمار ہیں۔ ایک ایک سانس پر اللہ کا احسان ہے۔ انسانی زندگی کی حفاظت کے جو سامان ہیں۔ ان میں معمولی سا رخنہ پیدا ہو جائے تو انسانی زندگی عذاب میں تبدیل ہو سکتی ہے اس کی حفاظت کے لئے جو گردوں کا نظام ہے یہ بے شمار دوسرے نظاموں میں سے ایک ہے۔ اس میں ذرا سا رخنہ پیدا ہو تو کیسی بلا میں انسان مبتلا ہو جاتا ہے۔ جسم میں بعض دفعہ آگ لگ جاتی ہے یورک ایسڈ ہائی ہو تو جوڑ جوڑ میں دردیں یوریا ہائی ہو جائے تو سخت قسم کی خارش اور بے چینی اور ایک آگ سی لگ جاتی ہے۔ تو ان باتوں پر بھی غور کریں کہ کیا ہو سکتا تھا۔ ان کڑوی اور تکلیف دہ چیزوں سے آپ کی حفاظت کے کیسے کیسے سامان فرمائے گئے ہیں۔ پھر چھوٹے چھوٹے واقعات پر یہ دماغ لڑانے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ کہ اس کے پیچھے کوئی حکمت تھی کہ نہیں۔

اگر آپ ایسے ہی اپنے آپ کو راضی کرنے کی کوشش کریں کہ ضرور حکمت ہو گی تو یہ ایک کم فہمی کا طریق ہے۔ اس طرح منطق سے نہیں راضی ہوا کرتے۔ بچے کب منطق سے راضی ہوتے ہیں۔ اپنے بچوں کو منطق سے دلیلیں دے کر راضی کرنے کی کوشش کر لیں کبھی آپ کو کامیابی نہیں ہو گی۔ محبت کے غلبے سے راضی ہوا کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو اگر حاصل کرنا ہے تو اس کی محبت کے غلبے کے تلے اپنے دل کو بچھا دیجئے پھر آپ دیکھیں گے آپ کو کبھی وہم بھی نہیں آئے گا کہ فلاں دعا پوری نہیں ہوئی' فلاں تکلیف پہنچی۔ تو میں خدا سے حکمتیں طلب کروں۔ کہ بتا آخر اس میں کیا حکمت تھی۔ یہ چھوٹی سی معصوم بچی کیوں ایسے پیدا ہو گئی۔ مجھے کیوں چن لیا گیا۔ یہ سارے جھگڑے برابری سے شروع ہوتے ہیں۔ اور محبت کے مضمون پر جا کر ان کی حد ختم ہو جاتی ہے۔ آگے نہیں بڑھ سکتے۔ پس اپنے تعلقات کو اللہ تعالیٰ سے درست کریں۔ تبھی آپ رضا کا معنی سمجھیں گے۔ تبھی آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رضا عطا ہو گی۔ اگر رضا میں ایک دفعہ داخل ہو جائیں تو پھر یہ قباحتیں بالکل بے حیثیت ہو جاتی ہیں۔ پھر زندگی کے ہر لمحے کا لطف ہی اور ہو جاتا ہے۔

سوال۔ کیا احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام بیت الذکر میں دیکھنے جائز ہیں کہ نہیں؟

جواب۔ بیت الذکر میں دیکھنے جائز تو ہیں مگر اکثر بیوت الذکر کو ان پروگراموں کی آماجگاہ بنانا جائز نہیں ہے بیوت الذکر عبادت کے لئے ہیں۔ نیک باتوں کے لئے ہیں کبھی کبھی وہاں جلسے ہو جاتے ہیں۔ کبھی کبھی اس وجہ سے کہ خدا کا ذکر چل رہا ہے ذکر کی مجالس لگتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ ان کو کوئی حرام نہیں کہہ سکتا کیونکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایسی مجالس لگاتے تھے۔ لیکن روزمرہ کا دستور بنا کر بیوت الذکر کو پروگراموں کی آماجگاہ بنا لینا یہ میرے نزدیک درست نہیں۔ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے اس سے فتنے پیدا ہو جائیں گے۔ اس لئے اپنی کوئی اور جگہ ڈھونڈیں جہاں یہ پروگرام ہوا کریں۔ خطبہ سننا ہو تو بیت الذکر میں سنیں۔ کبھی کوئی غیر معمولی پروگرام ایسا ہے جس میں سب کو دعوت دینی ہے بے شک وہ بیت الذکر میں کر لیں لیکن روزمرہ کا دستور بنانا جائز نہیں۔

سوال۔ کیا واقعی دعا سے تکلیفیں اور بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ اور کیا دعا اس وقت تک مانگتے رہنا چاہئے جب تک قبول نہ ہو جائے۔ نیز کیا دعا کے لئے باوضو ہونا ضروری ہے؟

جواب۔ دعا تو ہر حالت میں کی جاتی ہے ہر حالت میں انسان باوضو کیسے ہو سکتا ہے دعا تو ہر ایسی حالت میں بھی ہو سکتی ہے۔ قضائے حاجت سے فارغ ہوتے وقت بھی خبث اور خبائث سے پناہ مانگتے ہوئے باہر جاتے ہیں۔ اور کوئی حال ایسا نہیں ہے جس میں دعا نہ ہو سکے۔ پس وضو کے ساتھ دعا کا کوئی وجود اور لزوم کا تعلق نہیں ہے۔ وہ لوگ جو باوضو رہنے کا شوق رکھتے ہیں وہ اگر باوضو رہیں تو بڑی اچھی بات ہے۔

دعا کا جہاں تک قبولیت کے ساتھ تعلق ہے۔ بعض لوگ تو قطع نظر اس کے کہ دعا قبول ہوتی ہے کہ نہیں کرتے چلے جاتے ہیں۔ مانگتے چلے جاتے ہیں۔ وہ قصہ آپ نے حضرت مصلح موعود سے بھی بارہا سنا ہے میں بھی کئی دفعہ سنا چکا ہوں۔ کہ ایک ولی کے متعلق یہ قصہ آتا ہے کہ وہ رات کو تہجد کے وقت دعا مانگا کرتے تھے تو ایک خاص دعا بھی مانگا کرتے تھے۔ ان کے ایک بہت ہی محبت کرنے والے مرید بھی ان کے ساتھ آ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور کئی دن ان کے ساتھ تہجد پڑھتے رہے۔ تہجد کے دوران جب وہ خصوصیت سے وہ دعا مانگتے تھے جو ان کا بہت شوق تھا۔ تو انہوں نے الہاماً یہ آواز سنی کہ تیری دعا قبول نہیں ہے۔ اور جو مرید تھے۔ انہوں نے بھی وہ الہام سنا۔ اس رنگ میں خدا تعالیٰ نے وہ الہام فرمایا کہ مرید کے کانوں میں بھی وہ بات پہنچ گئی۔ ایک دفعہ دو دفعہ تین دفعہ ہر روز کا یہ قصہ چلتا رہا۔ وہ دعا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ فرماتا تھا قبول نہیں کروں گا۔ تو مرید کا دل چھوٹا تھا وہ ایک دن ہمت ہار بیٹھا۔ اس نے کہا اے پیرومرشد آپ بہتر جانتے ہیں مگر میں یہ سن رہا ہوں کہ خدا کہہ دیتا ہے کہ میں نے نہیں ماننی تو کیا آپ نے یہ جھگڑا شروع کیا ہوا ہے۔ روزانہ وہی دعا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں بارہ سال سے یہ دعا کر رہا ہوں۔ تو چند دن میں گھبرا گیا ہے۔ وہ مالک ہے اس کا کام ہے دے نہ دے میں مانگنے والا بھکاری ہوں۔ میرا پیشہ مانگنا ہے۔ میں مانگتا رہوں گا۔ یہ بات سن کر پھر الہام ہوا اس شان کے ساتھ ہوا کہ وہ مرید نے بھی سنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے بندے میں نے تیری ساری دعائیں جو بارہ سال سے مانگ رہا ہے وہ ساری قبول کر لیں۔ ایک بھی نہیں باقی چھوڑی۔

جو مالک ہے جس کے اختیار میں ماضی بھی' حال بھی مستقبل بھی ہے جو لامتناہی خزانوں کا مالک ہے اس سے اس قسم کے چھوٹے دلوں کے ساتھ بات کرنا مانگنا زیب نہیں دیتا بھکاری کو۔ آپ اس لائق نہیں ہیں کہ اس در کے بھکاری بنیں اگر آپ اتنی جلدی تھک جانے والے اور ہمت توڑنے والے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ اس مضمون کو یوں بیان فرمایا کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کے خزانے ایسے لامتناہی ہیں کہ اگر وہ تم سب کچھ مانگ لو جو تمہارے دل میں ہے جو سوچ سکتے ہو۔ تمام تر جتنی بھی تمنا کر سکتے ہو سب کچھ مانگ لو۔ اور وہ سب کچھ تمہیں دے دے تو اس کے خزانے میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنا سمندر میں ایک سوئی کو ڈبو کر اس کو نکالو۔ اس کی نوک سے جتنا پانی چمٹا ہو گا اتنی بھی کمی نہیں آئے گی۔ اب مثال کیسی پیاری دی ہے سوئی کی نوک پر قطرہ نہیں رہا کرتا۔ وہ خالی کی خالی باہر نکل آتی ہے۔

تو جب دینے والا لامتناہی بے انتہا خزانوں کا مالک ہے تو پھر اس سے دعا میں کنجوسیاں کرنا اپنی بیوقوفی ہے۔ وہ دے نہ دے آپ مانگتے رہیں۔

ایک اور بات حضرت مسیح موعود نے بارہا سمجھائی ہے کہ بعض دفعہ آپ مانگتے ہیں اور خدا تعالیٰ کسی حکمت کے پیش نظر نہیں دیتا۔ اس بحث میں نہ پڑیں کہ حکمت ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے اور طرح سے دیتا ہے۔

بعض دفعہ ایک بچے کی ایک بات کو آپ نہیں مانتے۔ بیمار ہے۔ آپ کو پتہ ہے کہ وہ چیز اس کے لئے نقصان دہ ہو گی۔ کوئی کھانے کی چیز مانگ رہا ہے یا کوئی اور چیز۔ آپ اس سے بہت ہی زیادہ پیار کرتے ہیں اور دل بہلانے کے لئے اس سے زیادہ قیمتی چیزیں لا کے دیتے ہیں جو وہ مانگ رہا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ بھی ماں سے زیادہ مہربان اور پیار کرنے والا ہے۔ وہ اپنے وفادار بندوں کو بے ثمر نہیں چھوڑا کرتا۔ ان کے بعض ایسے مطالب بھی پورے کرتا ہے جن کا ان کو پتہ ہی نہیں وہ دعا بھی نہیں مانگتے تو اس کو پورا کر دیتا ہے۔ بس دعا میں کمی نہیں کرنی چاہئے۔ اور اعتماد رکھنا چاہئے وفا رکھنی چاہئے۔ جو گدا مانگنا چھوڑے نہیں وہ کچھ نہ کچھ در سے لے کر ہٹتا ہے۔ اور کنجوسوں کے در سے بھی لے کر ہٹتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو بادشاہوں کا بادشاہ لامتناہی خزانوں کا مالک ہے اس کی عطا لامحدود ہے اس لئے اس سے اگر آپ کنجوسی کریں گے تو آپ خود اپنا نقصان اٹھائیں گے۔

منجملہ انسان کے طبعی امور کے ایک صبر ہے جو اس کو ان مصیبتوں اور بیماریوں اور دکھوں پر کرنا پڑتا ہے جو اس پر پڑتے رہتے ہیں۔

(حضرت مسیح موعود)

پروفیسر محمد سمیع طاہر صاحب

کیپٹن چوہدری عبدالرحمٰن صاحب لاہور چھاؤنی کا ذکر خیر

مکرم کیپٹن عبدالرحمٰن 1914ء میں موضع دھوریہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں پیدا ہوئے- والد محترم چوہدری سلطان علی علاقہ کے ایک معزز زمیندار تھے' کیپٹن صاحب نے ابتدائی تعلیم کھاریاں میں حاصل کی میٹرک کا امتحان زمیندارہ ہائی سکول گجرات سے اعزاز کے ساتھ پاس کیا- کیپٹن صاحب نے پرائمری جماعت سے وظیفہ حاصل کیا اور کالج تک اپنے ہم جماعت طلباء میں ہمیشہ نمایاں اور ممتاز رہے- میٹرک کے بعد وہ زراعتی کالج لائلپور میں داخل ہوئے (یہ کالج بعد میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کہلایا) اپنی ایک صاحبزادی ذکیہ جاوید کو ایک پرانے خط میں اپنے خاندانی حالات یوں بیان کرتے ہوئے آپ نے لکھا:-

"میرے دادا کا نام کرم دین تھا' ان کی پیدائش کا سال قریباً 1850ء ہے' وہ غالباً 1898ء میں احمدی ہوئے ان کا پیشہ زمینداری تھا- کھیتی باڑی میں جانور پالنا بھی شامل تھا-

ہمارے دادا کے دوست حافظ احمد دین بڑے بزرگ' اور عالم دین تھے وہ غالباً 1898ء میں احمدی ہوئے- ہمارے دادا جان ان کی صحبت کی وجہ سے احمدی ہو گئے ہمارے دادا صاحب 1920ء میں وفات پا گئے اس وقت ان کی عمر قریباً 70 سال تھی' ان کی زندگی میں ہی میری دادی صاحبہ' میرے والد صاحب' چچا صاحب' میری والدہ صاحبہ' میری پھوپھیاں احمدی ہو گئے' باقی ہم سب (بہن بھائی) پیدائشی احمدی ہیں- پورے گاؤں میں اور کوئی احمدی میرے دادا کی زندگی میں نہیں تھا بعد میں تین خاندان مزید احمدی ہوئے-"

ملازمت

فیصل آباد زراعتی کالج کی تعلیم کیپٹن صاحب کے مزاج کے موافق نہ تھی- چنانچہ زراعتی کالج کے دوسرے سال میں تھے کہ پڑھائی چھوڑ کر فوج میں بھرتی ہو گئے- یہ واقعہ 1932ء کا ہے ابھی ان کی عمر صرف 18 سال تھی- فوجی ملازمت کے دوران وہ میرٹھ' دہلی' جہلم' الہ آباد' سکندر آباد' ملیر وغیرہ چھاؤنیوں میں مقیم رہے- وہ جہاں بھی رہے مقامی جماعت اور افراد جماعت سے قریبی تعلق قائم کر لیتے تھے دکن میں قیام کے دوران سیٹھ عبداللہ دین صاحب سے ان کے قریبی مراسم قائم ہوئے-

سکندر آباد حیدر آباد دکن میں مولانا یعقوب علی عرفانی صاحب سے بھی دوستانہ تعلقات استوار ہوئے کیپٹن صاحب کی خواہش پر ایک دفعہ عرفانی صاحب نے ان کی ملاقات قائداعظم محمد علی جناح سے کروائی- اس ملاقات میں محترمہ فاطمہ جناح بھی اپنے عظیم المرتبہ بھائی کے ساتھ موجود تھیں- دوسری عالمگیر جنگ شروع تھی' انہی دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی حیدر آباد دکن تشریف لائے تو مقامی احباب نے حضور انور کو بتایا کہ یہ چوہدری عبدالرحمٰن ہے اور مخالفین سے کئی علمی مقابلے کر چکے ہیں حضرت مصلح موعود نے خوشنودی کا اظہار کیا'

کیپٹن صاحب اوائل عمری سے ہی سیرت و کردار کے اعلیٰ اوصاف سے متصف تھے ان کے بچپن کے دوست' مربی اور رہنما حضرت مولوی سعدالدین آف کھاریاں تھے' انہوں نے کیپٹن صاحب کا نام لال خاں سے بدل کر عبدالرحمٰن رکھا تھا' یہ مڈل سکول کے دور کا واقعہ ہے اسی دور کی ایک اور یادگار "آڑے وقت کی دعائیں" تھیں جو گتے پر موٹے موٹے حروف میں لکھی گئی تھیں اور نصف صدی تک کیپٹن صاحب کے گھر میں محفوظ رہی-

ربوہ میں قیام کے دوران کیپٹن صاحب اپنے بیٹوں کو بزرگان سلسلہ سے ملانے لے جایا کرتے تھے ان بزرگوں میں حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب' حضرت مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری' حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری شامل تھے وہ نصیحت کیا کرتے تھے کہ بزرگوں سے ملو تو دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا کرو-

کیپٹن صاحب نہایت سادہ مزاج اور سلجھی ہوئی عادتوں کے مالک تھے' نہایت مہمان نواز اور زندہ دل واقع ہوئے تھے' تصنع اور بناوٹ سے کوسوں دور رہنے والے تھے' زندگی میں بڑے مشکل دور آئے کبھی زبان پر شکایت کا کلمہ نہیں آیا' ہمیشہ رضا الٰہی پر راضی رہے' ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرنے والے تھے' کسی دوسرے کو مشکل یا تکلیف میں پاتے تو حتی المقدور مدد کرتے اور تسلی و تشفی کے کلمات سے ڈھارس بندھاتے' دعا کرنے کی تحریک کرتے' وہ خود بھی دعا گو بزرگ تھے' حلقہ کے احباب انہیں اکثر دعا کے لئے کہا کرتے تھے-

جماعت سے محبت

کیپٹن عبدالرحمٰن کو بچپن سے ہی دعوت الی اللہ کا شوق تھا وہ حضرت مسیح موعود اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے سچی محبت اور عقیدت رکھتے تھے- ان کے بچپن کا ایک واقعہ ہے وہ ہائی سکول گجرات میں پڑھتے تھے' چھٹیوں میں گاؤں آئے تو چند دوستوں کے کہنے سے گاؤں کی مسجد میں ایک تقریر سننے چلے گئے- مقرر نے اپنی تقریر کا آغاز بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر کیچڑ اچھالنے سے کیا- آپ سے برداشت نہ ہو سکا- انتہائی جوش کے عالم میں مقرر کو مخاطب کیا- خدا کے نیک بندوں پر بے جا کیچڑ اچھالنے سے آپ کو کچھ حاصل نہ ہوگا- بلکہ آپ خدا کی گرفت میں آ جائیں گے اور جو خدا کی گرفت میں آ جاتا ہے اسے کوئی بچا نہیں سکتا' اتنا کہہ کر وہاں سے چلے آئے- مسجد میں تھوڑی دیر کے لئے سناٹا چھا گیا- لوگ نوعمر نوجوان کی جرأت پر حیران رہ گئے- پھر چند روز بعد جب خدا کی طرف سے فیصلہ آیا- وہ صاحب ایک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے- نوعمر عبدالرحمٰن کی جرأت اور خدائی فیصلہ کا بہت دن تک گاؤں میں چرچا رہا-

سکندر آباد میں جب پہلی دفعہ کیپٹن صاحب کا جانا ہوا تو ریلوے سٹیشن پر ایک یکہ بان سے ملاقات ہوئی- کیپٹن صاحب نے انگریز افسروں اور دیسی گوروں کی روایت کے برعکس پسند نہ کیا کہ ایک انسان گاڑی میں بیٹھا ہو اور ویسا ہی ایک دوسرا انسان گاڑی کو کھینچ رہا ہو کوچوان نے بہت اصرار کیا کہ یہ پنجابی افسر گاڑی میں بیٹھ جائے لیکن جب پنجابی افسر بھی اپنی ضد کا پکا نکلا تو کوچوان خاموش کھڑا ہو گیا- کیپٹن صاحب نے کہا کہ تم میرا سامان گاڑی میں رکھ لو میں تمہارے ساتھ پیدل چلوں گا' اس پر کوچوان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ کہنے لگا اصل بات یہ ہے کہ میرے مرشد پنجاب کے رہنے والے ہیں اور میرے حالات ایسے نہیں کہ پنجاب جا سکوں اور وہاں جا کر اپنے مرشد زادے میاں محمود کی زیارت کر سکوں' آپ پنجاب سے آئے ہیں آپ کو یکہ میں بٹھا کر سمجھوں گا کہ میں نے اپنے مرشد کے ہم وطن کی خدمت کی ہے' کیپٹن صاحب نے کوچوان کو روک کر گلے لگا لیا اور اسے یہ بتا کر حیران کر دیا کہ وہ بھی اسی مرشد کے پیرو ہیں جس کے تم مرید ہو- اور اسے یہ بتا کر خوش کر دیا کہ حضور انور خلیفۃ المسیح بہت جلد حیدر آباد آ رہے ہیں- کیپٹن صاحب جب بھی اس احمدی کوچوان کا ذکر کرتے تھے ان کی آنکھیں ڈبڈبانے لگتی تھیں-

قید اور معجزانہ رہائی

کیپٹن عبدالرحمٰن کی شادی ہوئی تو دوسری جنگ عظیم چوتھے سال میں داخل ہوئی- جنگ میں شدت آئی تو نئے دستے محاذ پر بھیجے گئے کیپٹن عبدالرحمٰن سنگاپور کے محاذ پر جاپانیوں کے جنگی قیدی ہو گئے- دوران قید خندق کھود کر قید سے فرار ہو گئے طویل عرصہ اجنبی علاقوں کے جنگلوں اور ویرانوں میں بھٹکنے کے بعد ہندوستان کی سرزمین میں داخل ہوئے اور جب دہلی پہنچے تو انہیں ایک غلط فہمی کی بنا پر خطرناک قیدیوں کے ساتھ لال قلعہ دہلی کے زیر زمین قید خانہ میں ڈال دیا گیا- غلط فہمی یہ تھی کہ سنگاپور میں قید کے دوران کچھ افسروں اور جوانوں کا رابطہ سبھاش چندر بوس اور آزاد نیشنل آرمی کے قائدین سے تھا اور وہ نیشنل آزاد آرمی کے رکن بن گئے تھے' کیپٹن صاحب اور ان کے ساتھ نظر بند قیدیوں پر مقدمہ چلایا گیا- بہت سے قیدیوں کو مقدمہ کے فیصلہ کے نتیجہ میں فائرنگ سکواڈ کے سپرد کر کے گولیوں سے اڑا دیا گیا جبکہ کیپٹن صاحب کو باعزت بری کر دیا گیا- کیپٹن صاحب بیان کرتے ہیں کہ مقدمہ کے دوران لال قلعہ کے زمین دوز تاریک قید خانہ میں تھا کہ رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہو گیا- جامع مسجد دہلی سے آذان کی آواز قلعہ کے اندر آتی تھی لیکن روشنی کا گزر نہ تھا- یکم رمضان سے پہلی شام کو کیپٹن صاحب نے ڈیوٹی پر مامور سنتری سے کہا کہ رات کو ایک دو چپاتیاں زیادہ دے دینا' صبح میں نے روزہ رکھنا ہے رات کا کھانا آیا تو کیپٹن صاحب نے کچھ کھانا بچا کر سحری کے لئے رکھ لیا- سحری کے وقت جب آپ کھانا کھانے لگے اور روٹی کا لقمہ توڑ کر سالن کے پیالے کو ٹٹول کر اس میں ہاتھ ڈالا تو بیسیوں چیونٹیاں ان کی انگلیوں پر چڑھ آئیں- کیپٹن صاحب نے خشک روٹی کو جھاڑ کر پانی کے ساتھ کھا لیا اور پھر ایسے ہی خشک روٹی سے تمام روزے رکھے- کیپٹن صاحب بیان کرتے تھے پہلا روزہ جب رکھا اور فجر کی آذان کے بعد جب خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوئے تو اس کا یوں شکریہ ادا کیا- "اے میرے رب! میں تیرا عاجز و ناکارہ بندہ شکر ادا کرتا ہوں کہ تو نے مجھے رزق عطا کیا اور اس قابل کیا کہ میں نے رمضان پایا اور اس قابل ہوا کہ رمضان کے روزے رکھ سکوں اگر تو مجھے یہ خشک روٹی بھی نہ دیتا تو میں کیا کر سکتا تھا ...." اور پھر سجدہ گاہ ایسے ہی روز آنسوؤں سے تر کرتے رہے- ایسے پریشان لمحات میں زبان پر شکوہ یا شکایت کا کوئی کلمہ بھی نہیں آیا اور انتہائی صبر اور استقامت کا مظاہرہ کیا' البتہ نمازوں میں سوز و گداز بڑھ گیا مجھے اکثر بتایا کرتے تھے' میری پوری توجہ نماز اور روزہ میں مرتکز ہو گئی تھی- پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے صبر و استقامت کو شرف قبولیت بخشا اور آپ باعزت بری ہو کر اپنے گھر آئے اور اہل خانہ کی خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا-

ربوہ میں رہائش اور ملازمت ثانی

کیپٹن عبدالرحمٰن 1953ء میں 39 سال کی عمر میں فوج سے ریٹائر ہوئے' دل میں بڑا شوق تھا

کہ مرکز سلسلہ ربوہ میں رہائش اختیار کریں- فوج سے فارغ ہوئے تو ربوہ آ گئے- اب بزرگان سلسلہ کی مبارک صحبت میں وقت گزرنے لگا- گزر بسر کے لئے ربوہ میں لکڑی کا ٹال لگایا- کچھ عرصہ آڑھت کا پیشہ بھی اختیار کیا- ایک میڈیکل سٹور میں بھی حصہ ڈالا- لیکن ان میں سے کوئی کام اچھا نہ لگا- 1957ء میں فوج میں سیکورٹی آفیسر کے تقرر کا اشتہار دیکھا تو درخواست بھجوا دی- انٹرویو کرنے والے بھی کپتان صاحب کے ماتحت رہ چکے تھے اب بڑے افیسرز بن گئے تھے-

کپتان صاحب آرڈیننس میں سیکورٹی آفیسر بن کر کوئٹہ چلے گئے چھ سال بعد 1963ء میں لاہور ٹرانسفر ہو گئی- وہ کہا کرتے تھے کہ ''قدرت مجھ پر مہربان تھی' اور اللہ تعالیٰ کا خاص کرم تھا کہ مجھ ایسے نالائق انسان کو لاہور بھیجا- یہاں آ کر میرے نو بچے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھ کر اس قابل ہوئے کہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکیں''-

جماعتی خدمات

کپتان صاحب تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہد تھے 1934ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر 20 سال کی عمر میں تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوئے اور 68 سال تک باقاعدگی سے تحریک جدید کا چندہ ادا کرتے رہے- کپتان صاحب 1963ء میں لاہور آئے تو کچھ عرصہ بعد لاہور چھاؤنی کے سیکرٹری مال بنائے گئے وہ جہاں ہر جماعتی تحریک میں پیش قدمی کا مظاہرہ کرتے تھے' وہاں دوسروں کو بھی بڑی حکمت اور دانائی سے تحریک کرتے تھے- لاہور چھاؤنی وسعت اختیار کرتی گئی تو چھاؤنی کو حلقوں میں تقسیم کیا جاتا رہا- کپتان صاحب بدستور سیکرٹری مال رہے لاہور چھاؤنی آٹھ حلقوں میں تقسیم ہوئی- ان میں سے ایک شمالی چھاؤنی تھا کپتان صاحب اس حلقہ میں 15 سال تک سیکرٹری مال رہے شمالی چھاؤنی اپنی کارکردگی کے لحاظ سے ہمیشہ ایک مثالی حلقہ رہا- ایک دور میں میجر محمد عبداللہ مہار (صدر حلقہ) اور کپتان عبدالرحمٰن (سیکرٹری) کی جوڑی مثالی جوڑی سمجھی جاتی تھی- آج بھی لوگ اس جوڑی کو یاد کرتے ہیں-

کپتان صاحب نے 22 سال کی عمر میں وصیت کی تھی ان کا وصیت نمبر 4403 تھا وہ لازمی اور دیگر چندے بڑی باقاعدگی سے اور بروقت ادا کیا کرتے تھے میں خود بھی 10 سال (کپتان صاحب کے بعد) تک سیکرٹری مال رہا- ہمیشہ ان کا حصہ آمد فاضلہ ہوتا تھا- اپنی وفات سے ایک سال قبل اپنی فائل میرے سپرد کر دی تھی-

جس روز ان کی وفات ہوئی (9 نومبر 2000ء) نومبر کا چندہ حصہ آمد ادا کر دیا ہوا تھا یکم نومبر کو تحریک جدید کا نیا سال شروع ہوتا ہے کپتان صاحب کا تحریک جدید کا سال 2001-2000ء کا چندہ ادا ہو چکا تھا- ان کا حصہ آمد حصہ جائیداد کا سارا حساب آئینہ کی طرح صاف وشفاف تھا-

آپ کے اوصاف حمیدہ

سرکاری واجبات کی ادائیگی بھی بروقت اور پوری احتیاط سے کیا کرتے تھے چند سال پہلے کی بات ہے کہ مجھے کہنے لگے آرڈیننس ڈپو کے پوسٹ آفس جا کر ریڈیو کا لائسنس بنوا لاؤ- میں متعلقہ پوسٹ آفس گیا تو پوسٹ ماسٹر صاحب نے کہا کہ کون ہے جو ان دنوں ریڈیو کا لائسنس بنواتا ہے؟ میں نے بتایا کہ کپتان عبدالرحمٰن صاحب' وہ کپتان صاحب کو جانتا تھا' کہنے لگا لائسنس بک ختم ہو گئی ہے یہ پرانا لائسنس چھوڑ جائیں- میں بنوا کر آپ کے گھر بھجوا دوں گا-

اسی طرح ایک دوسرے موقع پر کپتان صاحب کہنے لگے بریگیڈیئر بشیر احمد صاحب کی کوٹھی کا کرایہ کنٹونمنٹ بورڈ والوں نے بھجوا دیا ہے' انکم ٹیکس کے دفتر جا کر انکم ٹیکس ادا کر آنا- میں وہاں گیا تو ہمارے علاقہ سے متعلقہ انکم ٹیکس آفیسر مجھے حیران ہو کر دیکھنے لگا' میں نے حیرت کی وجہ پوچھی تو مجھے کہنے لگا لوگ اپنے کاروبار اور آمدنیوں پر ٹیکس ادا نہیں کرتے آپ ایک کوٹھی کے کرایہ پر انکم ٹیکس دینے آئے ہیں- میں نے انہیں بتایا کہ کپتان عبدالرحمٰن ایک اصول پرست اور دیانتدار احمدی ہیں- وہ بہت متاثر ہوا-

کپتان صاحب سادہ زندگی بسر کرتے تھے' گھر میں دولت کی ریل پیل نہ تھی لیکن تنگ دستی بھی نہ تھی' مہمانداری بہت تھی گاؤں سے جو بھی لاہور آتا تھا' قیام کپتان صاحب کے گھر ہوتا تھا- وہ ہر کسی سے خندہ پیشانی سے ملتے اور بچوں کو بھی ایسا کرنے کی ہدایت کیا کرتے تھے-

1974ء میں کپتان صاحب کی اہلیہ محترمہ رضیہ بیگم اچانک وفات پا گئیں- یہ بڑے امتحان کا وقت تھا' نو بچوں کا ساتھ اور ان کی ضرورتیں- انہوں نے صبر وشکر سے تنہا ساری ذمہ داریاں نبھائیں- تمام بچوں کو تعلیم دلائی- پھر سب اپنے اپنے پاؤں پر کھڑے ہوئے تو شادیاں کر دیں اور وہ یوں سرخرو ہوئے- زندگی کے آخری سالوں میں وہ اٹھتے بیٹھتے اپنے رب مالک حقیقی کا فراخدلی سے شکر ادا کیا کرتے تھے کھانا کھانے لگتے تو دعا مانگتے ہوئے فرماتے کہ مجھ جیسے نالائق اور گناہ گار بندے کے لئے تو نے کیا کیا نعمتیں پیدا کر رکھی ہیں- ان الفاظ کی ادائیگی کے دوران آنکھیں بھر آتی تھیں-

فوج میں میجر طفیل شہید نشان حیدر ان کے قریبی دوستوں میں سے تھے- میجر شہید کو بھی کپتان صاحب سے بڑی محبت تھی- میجر شہیدؒ نے شہادت سے ایک روز پہلے جو آخری خط لکھا وہ کپتان عبدالرحمٰن کے نام تھا- اب یہ واقعات تاریخ کا حصہ ہیں- بعد میں ضیاء شاہد نے ''نشان حیدر میجر محمد طفیل شہید'' کتاب لکھی تو انہوں نے کپتان صاحب کا بھی ایک مضمون اس میں شامل کیا-

میجر محمد عبداللہ مہار صاحب کی وفات پر بہت دلگرفتہ تھے انہی دنوں میں انہوں نے اپنی وصیت کی فائل میں ایک تحریر لکھی (اپنی وفات سے چھ سال پہلے) اس تحریر میں خود کو بار بار متوفی کے لفظ سے مخاطب کیا- اپنی وفات سے تقریباً سال پہلے جب انہوں نے مجھے اپنی فائل دی تو بتانے لگے کہ کفن کے لئے کپڑا کہاں سے لانا ہے کہاں سے سلوانا ہے- وغیرہ وغیرہ-

انہوں نے ایک کامیاب زندگی گزاری اپنے بچوں کو انہوں نے قدم قدم ترقی کی راہوں پر آگے بڑھتے دیکھا' فراغت اور پھر کمزوری کے دنوں میں ان کی صاحبزادی ثریا طاہر اور اس کے چاروں بچے خدمت و دیکھ بھال کے لئے موجود تھے- آخری سال صاحبزادہ عباس محمود بھی خدمت کے لئے موجود تھا- میرا ان کا ساتھ 15 سالوں پر محیط ہے اپنے گھر کے معاملات میں وہ مجھے اپنے بیٹوں پر فوقیت دیتے تھے اور میرا یہ گمان نہیں یقین ہے کہ وہ مجھے داماد نہیں اپنا بیٹا ہی سمجھتے تھے-

ع

خاک میں کیا صورتیں ہونگی کہ پنہاں ہو گئیں

تعارف کتب

ویلکم ٹو احمدیت

WELCOME TO AHMADIYYAT

﴿احمدیت میں خوش آمدید﴾

نام کتاب: ویلکم ٹو احمدیت (انگریزی)
مؤلف: ڈاکٹر کریم اللہ زیروی
ناشر: جماعت احمدیہ امریکہ
تعداد صفحات: 520
سن اشاعت: جون 2002ء

جماعت احمدیہ امریکہ کی طرف سے خوبصورت رنگین ٹائٹل کے ساتھ جماعتی تعارف اور عقائد پر مبنی ایک ضخیم کتاب شائع ہوئی ہے جس کو مکرم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب نے مرتب کیا ہے- اس کتاب کا مقدمہ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے لکھا ہے جو اس کتاب کی اہمیت کو مزید بڑھا دیتا ہے- آپ نے اپنے مختصر کلمات میں جماعت احمدیہ کی بنیاد اور اسکی روز افزوں ترقی اور الٰہی تائیدات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اب جبکہ کروڑوں لوگ آغوش احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں ایسے میں نومبائعین کی معلومات میں اضافہ کے لئے یہ کتاب مفید ہوگی- نہ صرف نومبائعین بلکہ مغربی معاشرے میں پلنے والی جماعت کی نئی نسل کے لئے بھی یہ کتاب فائدہ کا موجب ہوگی-

زیر نظر کتاب میں جن موضوعات پر قلم اٹھایا گیا ہے ان میں انسانی تخلیق کا مقصد' دین حق کے عقائد' دینی شعائر اور عبادات' دینی قوانین' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم' جماعت احمدیہ کا تعارف' حضرت مسیح موعود' احمدیوں اور دوسروں میں فرق' خلافت احمدیہ' نظام جماعت احمدیہ' ذیلی تنظیموں کا نظام' جماعت میں رائج چندوں کا نظام' اہم دینی تقریبات' دین میں عورت کا مقام' دینی اخلاق و آداب اور بعض امور پر مذہب کی رائے شامل ہیں- کتاب کے آخر پر اہم دینی اصطلاحات کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے نیز کتاب کا انڈیکس بھی آخیر میں درج کر دیا گیا ہے-

اہم دینی عقائد' جماعت احمدیہ کے تعارف اور نظام جماعت کے بارہ میں کتاب میں مندرج معلومات نہ صرف جماعت میں شامل ہونے والے نئے افراد کے لئے سود مند ہوں گی بلکہ انگریزی زبان جاننے والے احمدیوں کے لئے بھی یہ کتاب یقیناً فائدہ کا موجب ہوگی- اور دعوت الی اللہ کے کام بھی آئے گی-

(ایم- ایم- طاہر)

کشتی کا بدترین حادثہ

21 دسمبر 1987ء کی صبح ڈونا پاز نامی ایک فیری (کشتی) فلپائن میں ٹیکلوبان سے منیلا جاتے ہوئے وکٹر نامی ٹینکر سے ٹکرا گئی- دونوں جہازوں میں آگ لگ گئی اور چند ہی منٹوں میں سمندر میں ڈوب گئے- سرکاری اعداد وشمار کے مطابق ڈونا پاز پر 1150- افراد سوار تھے' جو تمام کے تمام ہلاک ہو گئے' تاہم اس علاقے میں گنجائش سے زیادہ مسافر بٹھائے جانا عام ہے' اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس حادثے میں 4 ہزار افراد ہلاک ہوئے-

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم طاہر احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ کو مورخہ 10-اگست 2002ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے بچے کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاشر احمد عطا فرمایا ہے۔ یہ بچہ مکرم چوہدری محمد شریف وڑائچ صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ رجوعہ تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین کا پوتا اور مکرم چوہدری شریف احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ مرالہ تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین کا نواسہ ہے۔ بچہ کیلئے درازی عمر اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کی درخواست دعا ہے۔

نتائج مقابلہ مضمون نویسی ''مہمان نوازی''

سہ ماہی اول 2002 مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

اول: طاہر احمد قمر صاحب ٹیکسلا

دوم: مرزا عرفان قیصر صاحب ربوہ

سوم: قیصر محمود صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ

چہارم: ناصر شبیر صاحب دارالرحمت غربی ربوہ

پنجم: خرم نجیب صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور

ششم: ملک خالد محمود صاحب ربوہ

ہفتم: ذیشان ظفر اللہ صاحب طاہر ہوسٹل ربوہ

ہشتم: مظفر احمد شہزاد صاحب ربوہ

نہم: کلیم احمد صاحب وحدت کالونی لاہور

دہم: ڈاکٹر وقار احمد صاحب سمن آباد لاہور

(مہتمم تعلیم)

درخواست دعا

مکرم رانا مبارک احمد صاحب حال گلاسگو سکاٹ لینڈ یو کے لکھتے ہیں مکرم بشیر احمد صدیقی صاحب جوہر ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ جلد سے جلد ان کو شفا دے۔

محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم شیخ محمد صفدر صاحب سیکرٹری مال مانچسٹر یو کے شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب کارکن دفتر مال صدر انجمن لکھتے ہیں کہ ان کے سسر مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب چک نمبر 132 گ-ب فیصل آباد بوجہ ہارٹ اٹیک علیل ہیں کمزوری اور ضعف محسوس کرتے ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

اسلام آباد میں ایک علمی محفل

مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد لکھتے ہیں جماعت احمدیہ اسلام آباد نے 14- اگست کی مناسبت سے ایک علمی محفل کا انعقاد کیا جو 20- اگست 2002ء کو بیت الذکر اسلام آباد میں بزیر صدارت مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر منعقد ہوئی۔ اس میں شامل مردوزن کی تعداد 282 تھی۔ اس موقع پر ربوہ سے مکرم راجا نصر اللہ خان صاحب نے پاکستان کی تعمیر وترقی میں جماعت احمدیہ کے کردار پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ جاری ہوا جس میں پاکستان کیلئے جماعت احمدیہ کی مزید خدمات کا ذکر ہوا۔ بالخصوص سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی مدبرانہ قیادت میں ملک کیلئے خدمات کا ذکر تھا۔ جس کے تحت قائد اعظم نے لندن سے واپس آ کر دوبارہ مسلم لیگ کی قیادت سنبھالی۔ دعا پر یہ محفل برخواست ہوئی۔

اعلان داخلہ

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

i- B.Sc(Hons) Agriculture

ii- B.Sc. Engineering Civil

iii- B.Sc Engineering Electrical

iv- BBA v -BBA(IT)

vi -BS(cs) vii- BS(IT)

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 14 ستمبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ یکم ستمبر 2002ء۔

نیشنل ایگزیمینیشن بورڈ فار فارن میڈیکل اینڈ ڈینٹل گریجوایشن PMDC اسلام آباد نے مندرجہ ذیل شیڈول کے مطابق رجسٹریشن ایگزیمینیشن فار 2002-B کا اعلان کیا ہے۔ 2- اکتوبر 2002ء

Step I Theory: Paper I and II

Step II: Clinical (بعد میں اعلان کیا جائیگا)

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 18 ستمبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 2 ستمبر 2002ء۔

نوٹ:- پراسپکٹس اور درخواست فارم PMDC ہیڈ آفس اور PMDC کے صوبائی دفاتر سے -/100 کے عوض حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

مقبوضہ کشمیر میں وزیر محافظوں سمیت قتل

مقبوضہ کشمیر میں پارلیمانی امور کے وزیر مشتاق احمد لون کو ضلع کپواڑہ کے علاقے لولاب میں تین محافظوں سمیت قتل کر دیا گیا۔ وزیر پارلیمانی امور جلسہ سے خطاب کے لئے کاروں کے جلوس میں جارہے تھے ان کی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی۔ ساتھ ہی حملہ آوروں نے فائرنگ کر دی۔ العارفین سکواڈ نے مشتاق احمد لون کے قتل کی ذمہ داری قبول کرلی ہے۔ العارفین کے ترجمان نے کہا ہے کہ انتخابات میں حصہ لینے والوں پر حملے جاری رکھے جائیں گے۔ مقبوضہ کشمیر کے ضلع اسلام آباد میں وزیر مملکت برائے سیاحت سکینہ ایتو اور کانگرس کے امیدوار طارق محی الدین پر بھی قاتلانہ حملہ گیا۔ پونچھ کے علاقے میں مسلح افراد نے نیشنل کانفرنس کے رہنما چوہدری صادق حسین کے پوتے کو اغوا کرلیا۔ سرنکوٹ میں بس سٹینڈ پر مسلح افراد کی فائرنگ سے 6 پولیس اہلکاروں سمیت 7- افراد ہلاک ہوگئے۔

اقوام متحدہ ساتھ دے امریکی صدر بش نے کہا

ہے کہ اقوام متحدہ عراقی صدر صدام حسین کو ہٹانے میں میری حمایت کرے۔ اقوام متحدہ کی تخفیف اسلحہ کے بارے قراردادوں پر عملدرآمد نہ ہونا باعث تشویش ہے۔ سلامتی کونسل کا وفد واشنگٹن بھیجا جائے۔ برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے کہا ہے کہ صدام حسین اقوام متحدہ کی قراردادوں کا سامنا کرے یا حملوں کا۔ امریکی وزیر خارجہ کولن پاول کا کہنا ہے کہ تیل کی دولت ہتھیاروں پر خرچ نہ کرنے والی حکومت عراق میں قائم ہونی چاہئے۔ عراق کے نائب صدر نے عربوں سے کہا ہے کہ امریکہ عراق پر حملہ کرے تو عرب اس کے خلاف جوابی کارروائی کریں۔ حکومت ایران کے ترجمان نے کہا کہ عراق پر حملہ ہوا تو عراقی مہاجرین کو ایران نہیں آنے دیں گے۔ صرف سرحد پر مدد کرینگے۔

بھارت امریکہ کا فطری دوست پنسلوانیہ

یونیورسٹی میں سنٹر فار ایڈوانس سٹڈی آف انڈیا کی ڈائریکٹر ڈاکٹر فرانس نے کہا ہے بھارت امریکہ کا فطری دوست ہے۔ پاکستان اس کی ضرورت ہے جب تک امریکہ کو دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ضرورت ہے امریکہ کے پاکستان کے تعلقات خوشگوار رہیں گے۔ امریکہ کے مفاد میں ہے کہ وہ پاکستان کو ناکام ریاست نہ بننے دے۔

ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر پینٹاگون سے طیارے ٹکرانے کا منصوبہ

سابق دہشت گرد اور قتل کے الزام میں فرانس میں عمر قید کی سزا پانے والے کارلوس نے انکشاف کیا ہے کہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹاگون سے طیارے ٹکرانے کا منصوبہ 1991ء میں الذوالفقار کے سربراہ مرتضیٰ بھٹو نے پیش کیا تھا۔ 91ء میں عراق پر امریکی حملے کے بعد ''الذوالفقار'' تنظیم نے دیگر اینٹی امپیریلسٹ تنظیموں کے اجلاس میں ان حملوں کے ذریعے جواب دینے کی تجویز دی۔ پروگریسو عرب ملک نے امریکہ کو منصوبے سے آگاہ کر دیا تھا اور ممکنہ اہداف کی تفصیل بتائی تھی۔

صدام اور القاعدہ میں تعلق ہے امریکی نائب

صدر ڈک چینی نے عراق کے صدر صدام حسین اور القاعدہ کے درمیان ممکنہ تعلقات کی طرف اشارہ دیا ہے اور کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ ابتدائی مراحل میں ہے۔ چند ڈکٹیٹر بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار حاصل کر کے دہشت گردوں کو بھی فراہم کر سکتے ہیں۔

11 ستمبر کے حملوں سے صدام کا تعلق نہیں

امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ 11 ستمبر کے حملوں سے عراقی صدر صدام حسین کا تعلق ثابت نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ صدر صدام حسین کا اقتدار سے الگ ہونا علاقے کے عوام کی بالعموم اور عراقی عوام کی بالخصوص فتح ہوگی۔

یونان میں کشتی الٹنے کا حادثہ غیر قانونی طور پر

ترکی سے یونان جاتے ہوئے چند دن پہلے کشتی الٹنے سے ہلاک ہونے والے پاکستانیوں کی تعداد 10 ہوگئی ہے جبکہ 7 لاپتہ ہیں۔ ترکی سے 60 پاکستانیوں کا قافلہ غیر قانونی طور پر ایک ایجنٹ کے ذریعے یونان جانے کے لئے ایک چھوٹی کشتی میں سوار ہوا تھا۔ بدقسمت افراد میں گجرات کھاریاں اور گوجرانوالہ کے نوجوان شامل ہیں۔

امریکی فوجی اڈوں پر حملہ

افغانستان میں امریکی فوجی ہوائی اڈوں پر راکٹوں سے حملے کئے گئے۔

وقار اینڈ برادرز انجینئرنگ ورکس

معیار اپنایئے وقت بچایئے

سپیشلسٹ: کاربائیڈ ڈائیز، کاربائیڈ پارٹس اینڈ ٹولز

مینوفیکچرر، انجینئرنگ فیلڈ نیز جیولری ٹولز اور پارٹس تیار کرنے والے

دکان نمبر 4، شاہین مارکیٹ، مدنی روڈ، نیو دھرم پورہ مصطفیٰ آباد، لاہور فون: 0300- 9428050

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	13- ستمبر	زوال آفتاب :	1-04
جمعہ	13- ستمبر	غروب آفتاب :	7-20
ہفتہ	14- ستمبر	طلوع فجر :	5-27
ہفتہ	14- ستمبر	طلوع آفتاب :	6-49

11 ستمبر نے پاکستان کو مکمل بدل ڈالا ہے

سی این این نے 11 ستمبر کے حوالے سے ایک پروگرام پاکستانیز چیلنج ٹیلی کاسٹ کیا۔ جس میں کہا گیا کہ 11 ستمبر 2001ء کے وقت جو پاکستان تھا وہ ایک سال میں بالکل بدل چکا ہے اور اب ملک میں اسلامی جہادی قوتوں اور فرقہ واریت کے خلاف زبردست جدوجہد جاری ہے۔ سی این این نے کہا کہ پاکستان آج سے ایک سال قبل تک افغانستان کے طالبان حکمرانوں کا زبردست حمایتی تھا۔ طالبان حکومت کو افغانستان کی جائز حکومت تسلیم کرتا تھا۔ لیکن 11 ستمبر کے واقعہ کے فوراً بعد وہ ان کا زبردست مخالف بن گیا اور طالبان کے خلاف امریکہ کا قریبی اتحادی بن گیا۔ حکومت کی جانب سے امریکہ کی حمایت کے فیصلے پر عوام میں زبردست طوفان بھی اٹھا۔ مخالفت کی گئی جو آج بھی موجود ہے لیکن اب صورتحال یکسر بدل چکی ہے اور پاکستان امریکہ کا اتحادی ہے اور اپنے ملک میں جہادی قوتوں اور انتہا پسندی کے خلاف سرگرم عمل ہے۔ پاکستان کو اس سلسلے میں سب سے بڑا چیلنج درپیش ہے۔ اتحادی بننے کی پاکستان کو بھاری قیمت بھی چکانی پڑی۔ متعدد شہروں کراچی، اسلام آباد، مری وغیرہ میں غیر ملکیوں پر حملے ہوئے۔ اور پاکستان کا امیج خراب کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن پاکستان نے ان واقعات کا پامردی سے مقابلہ کیا۔ آج بھی جہادی قوتوں کے خلاف سرگرم عمل ہے۔ پاکستان میں لشکر جھنگوی، لشکر طیبہ، جیش محمد سمیت متعدد عسکری تنظیموں پر پابندی لگا دی گئی۔ جہادی فنڈ اکٹھا کرنے پر پابندی لگائی گئی اور مدرسوں کی رجسٹریشن کا قانون نافذ کیا گیا۔ سی این این نے کہا کہ پاکستان میں دس ہزار سے زائد دینی مدرسے موجود ہیں۔

بھارت اپنی دفاعی قوت مسلسل بڑھا رہا ہے

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان نے بھارت کے ساتھ جنگ نہ کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے اور نہ ہی ایٹمی تجربات دوبارہ شروع کرنے میں پہل کرے گا۔ وہ خارجہ امور سے متعلق شکاگو کونسل سے پاکستان میں تحفظ اور معاشی ماحول کے موضوع پر خطاب کر رہے تھے۔ پاکستان ٹیلی ویژن کی رپورٹ کے مطابق صدر جنرل مشرف نے کہا کہ انہیں جنوبی ایشیا میں ایٹمی جنگ کے خطرے اور پورے منظر نامے کا اچھی طرح علم ہے جس کا اظہار اکثر اوقات کیا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے بھارت نے ابھی تک پاکستان کی کسی تجویز کا مثبت جواب نہیں دیا ہے اس کی بجائے وہ اپنے ایٹمی نظام کو اور فعال اور موثر بنانے میں لگا ہوا ہے اور یہ عمل جاری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت روایتی ہتھیاروں کے ذخیروں میں مسلسل اضافہ کر رہا ہے جس سے علاقے میں طاقت کا توازن بگڑ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا یہ صورتحال اس وجہ سے اور بھی تشویشناک ہے کہ بھارت نے اپنی 95 فیصد فوج پاکستانی سرحدوں پر تعینات کر رکھی ہے۔

پاکستان میں زبردست حفاظتی انتظامات

11 ستمبر کے موقع پر دہشت گردی کے حملے کے پیش نظر پاکستان میں حفاظتی انتظامات مزید سخت کر دیئے گئے ہیں۔ مختلف شہروں میں ہزاروں نیم فوجی دستوں اور پولیس اہلکاروں نے غیر ملکی سفارتخانوں، قونصل خانوں اور اہم تنصیبات پر چوکیاں بنائے رکھیں اور اہم شاہراہوں پر گشت جاری رکھا۔ مختلف شہروں میں مساجد، چرچوں، گرجا گھروں اور بس سٹینڈز کے گرد بھی زبردست حفاظتی انتظامات کئے گئے۔ صرف کراچی میں 5 ہزار رینجرز اور 5 ہزار پولیس اہلکار ہائی الرٹ رہے۔ اس کے علاوہ پولیس ہیلی کاپٹروں کے ذریعے فضائی گشت بھی کرتی رہی۔

سپریم کورٹ پر حملہ کرنے والے کو کیسے الیکشن لڑنے دیں

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس میاں نجم الزمان کی سربراہی میں قائم الیکشن ٹربیونل نے مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں شہباز شریف اور بیگم کلثوم نواز کے کاغذات نامزدگی منظور کرنے کے خلاف اپیلوں اور این اے 120 سے کاغذات نامزدگی مسترد ہونے کے خلاف بیگم کلثوم کی اپیل پر مزید کارروائی ملتوی کر دی۔ الیکشن ٹربیونلز کا کہنا ہے کہ سپریم کورٹ پر حملہ کرنے والے کو کیسے الیکشن لڑنے دیں۔ انتخابات کا مطلب ہے اچھے صاف ستھرے اور باکردار لوگ آئیں۔

کراچی میں مقابلہ 2 القاعدہ ارکان ہلاک

11 ستمبر کو امریکہ پر حملوں کے ایک سال مکمل ہونے پر کراچی کے پررونق علاقے ڈیفنس سوسائٹی میں پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں کا القاعدہ کے ارکان کی تلاش میں چھاپہ کے دوران دونوں جانب سے فائرنگ کے تبادلہ اور دستی بموں کے حملے سے 5 سالہ بچی سمیت 2 القاعدہ کے کارکن ہلاک ہو گئے۔

صدر کے خلاف توہین عدالت کی درخواست دائر نہیں ہو سکتی

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ایم جاوید بٹر نے لیگل فریم ورک آرڈر کے خلاف ترمیمی درخواست قبول کرتے ہوئے اس میں اٹھائے گئے نکات بنیادی رٹ درخواست کا حصہ بنانے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ درخواست پاکستان لائرز فورم نے دائر کی ہے۔ ڈپٹی اٹارنی نے اس درخواست کی مخالفت کی اور کہا کہ یہ درخواست قابل پذیرائی نہیں ہے۔ فاضل جج نے کہا کہ عدالت اس معاملہ کا سماعت کے دوران جائزہ لے گی پاکستان لائرز فورم کی طرف سے صدر جنرل مشرف کے خلاف توہین عدالت کی درخواست پر عدالت عالیہ کے دفتر سے اعتراض لگا دیا گیا ہے کہ صدر کے خلاف توہین عدالت کی درخواست دائر نہیں ہو سکتی۔

نیلامی سامان

دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان بذریعہ نیلامی مورخہ 23 ستمبر 2002ء کو 9 بجے فروخت کیا جائیگا۔ خواہش مند احباب استفادہ فرمائیں۔ سائیکل، کرسیاں، ٹنکی، سیلنگ فین، کمپریسر دیگر سامان لکڑی و سکریپ۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا، اصفہان، شجرکاری، چی ٹیبل ڈیزائن، کیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

042-6306163-6368130 Fax:042-6368134

E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

اکسیر پائیوریا

مسوڑوں سے خون اور پیپ کا آنا۔ دانتوں کا ہلنا، دانتوں کی میل، ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا۔ منہ سے بدبو آنا کے لئے بہت مفید ہے۔

تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

04524-212434 Fax:213966

پکوان مرکز

ہر قسم کی تقریبات کیلئے عمدہ اور لذیذ کھانے تیار کروائیں رابطہ کریں اور وقت بچائیں۔

گوندل ٹینٹ اینڈ کیٹرنگ سروس

گولبازار ربوہ فون 212758

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

پروپرائٹر: غلام مرتضیٰ محمود

فون دکان 213649 فون رہائش 211649

انگلینڈ کے بعد الحمد للہ لاہور میں نئی برانچ کے افتتاح کی خوشی میں احمدی بہن بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت

دلہن جیولرز

ہمارے ہاں 22 قیراط گارنٹی شدہ سونے کے زیورات جدید ترین ڈیزائنوں کے علاوہ سنگاپور، دبئی اور ڈائمنڈ کی ورائٹی بھی ارزاں نرخوں میں دستیاب ہے۔

Dulhan Jewellers

1-Gold Palace, Defence Chowk, Main Boulevard, Defence Society, Lahore Cantt.

Tel:042-6684032 Mobile:0300-9491442

پروپرائٹر: میاں صغیر اینڈ برادرز

سبز چائے۔ رنگت، لذت اور ذائقہ میں لاجواب پشاوری قہوہ

کینیا کوالٹی نمبر 1 چائے

کینیا چائے کے ساتھ کریانہ اور جنرل سٹور کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے

نواز شاپنگ ہاؤس

11 بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ فون نمبر 212733

فالکن ٹریڈنگ کارپوریشن

اعلیٰ معیار کا رائٹنگ، پرنٹنگ، آفسٹ اور پیکنگ کا کاغذ دستیاب ہے۔

الفیصل پلازہ۔ بنگالی گلی۔ کیپٹ روڈ۔ لاہور فون 7230801-7210154

طالب دعا= ملک منور احمد

Email:omertiss@shoa-net

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61